# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۳) مطبوعہ ۱۳- اگست سنہ ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)


## ایڈیٹوریل نوٹس

### گواہی دینے کی شرط

خداوند مسیح کے پہلے شاگرد گواہ مقرر کئے گئے۔ تم میرے گواہ ہوگے اعمال ۱: ۸- یہہ شاگرد خاص طور سے اُس کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے تھے۔ اُسی یسوع کو خدا نے اُٹھایا اُس کے ہم سب گواہ ہیں اعمال ۲: ۳۲- اُسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا۔ اور ہم اُس کے گواہ ہیں۔ اعمال ۳: ۱۵- رسولوں نے اپنی جسمانی آنکھوں سے خداوند مسیح کو زندہ دیکھا اور اسی سبب سے معتبر گواہ ہوئے ہمارا کام بھی یہہ ہی ہے کہ مسیح کے جی اُٹھنے کے گواہ ہوں کیونکہ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہمارا ایمان عبث ہے۔ ہم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہیں۔ ۱ قرن ۱۵: ۱۴ و ۱۷- لیکن ہم نے جسمانی آنکھوں سے اُس کو زندہ نہیں دیکھا اور جب ہم کہتے ہیں کہ روحانی آنکھوں سے اُسے دیکھ چکے ہیں تو دُنیا کے لوگ جواب دیکر سوال کرتے ہیں کہ اِس کا ثبوت کیا ہے؟ ہم پر بھی اُسے ظاہر کرو۔ اُن کا سوال اور اُن کی درخواست دونوں درست ہیں۔ خداوند مسیح کے جی اُٹھنے کے معتبر گواہ بننے کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ ہم گناہ کی نسبت مُردہ ہو جائیں۔ اُس تعلق کو جو پہلے ہم میں اور گناہ میں تھا مطلق قطع کر دیں اور نئی زندگی میں قدم ماریں۔ اسی طرح تم بھی آپ کو گناہ کی نسبت مُردہ پر خدا کی نسبت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے زندہ سمجھو۔ پس گناہ تمہارے فانی بدن پر سلطنت نہ کرے کہ تم اُس کی شہوتوں میں اُس کے فرماں بردار ہو رہو۔ اور نہ اپنے عضو گناہ کے حوالے کرو کہ ناراستی کے ہتھیار بنیں بلکہ اپنے تئیں اس طرح خدا کو سونپو جیسے مر کر جی اُٹھے ہو اور اپنے عضو خدا کے سپرد کرو تا کہ راستی کے ہتھیار بنیں اس لئے کہ گناہ تم پر غالب نہ ہوگا۔ رومیوں ۶: ۱۱-۱۴ جو گناہ پر غالب آتا ہے وہ مسیح کا گواہ ہے بلکہ اُس کے جی اُٹھنے کا گواہ کیونکہ مسیح کے زندہ ہو جانے کے سبب سے وہ گناہ کی نسبت مر کر جی اُٹھا ہے اور اس سبب سے غالب آتا ہے۔ جیسے مسیح مُردوں میں سے اُٹھایا گیا ویسا ہی ہم بھی نئی زندگی میں قدم ماریں۔ رومیوں ۶: ۴ +

اے ناظرین کیا آپ چاہتے ہیں کہ اِس ہندوستان میں خداوند مسیح کا لائق گواہ ہوں۔ آپ سے پوشیدہ نہ رہے کہ مندرجہ بالا شرط کے سوا اور کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ گناہ کی نسبت مر جانا۔ گناہ پر غالب آنا۔ راستی کا ہتھیار بننا۔ نئی زندگی میں قدم مارنا۔ یہہ باتیں ضروری ہیں۔ اگر آپ ایسے ہوں تو خداوند مسیح کا کلام آپ پر صادق آئیگا۔ تم دُنیا کے نور ہو۔ تم زمین کے نمک ہو۔ اس طرح آپ زندہ مسیح کے زندہ گواہ بن سکتے ہو اور لوگ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے ستایش کرینگے +

### حقیقی شرکت

جو شرک کرتے ہیں وہ بلاشک گناہ کرتے ہیں۔ خدا ایک ہے اور جو وحدانیت کے خلاف کچھ کہتا یا کرتا ہے سو سزاوار ہے لیکن خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور یوں گویا انسان کو اپنے ساتھ ایک طرح سے شریک کیا۔ اگرچہ انسان نے گناہ کے سبب سے اپنے تئیں خدا سے الگ کر دیا تاہم خدا کا فضل ایک دوسرے آدم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا تا کہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲- کالم اوّل)

# نورافشاں

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - ایم - اے - ایڈیٹر
پادری - ایچ - گولکناتھ صاحب -
پادری طالب الدین صاحب - بی - اے + پادری پی سی اوپل صاحب اسیوشیٹ ایڈیٹرز


## ہندو غور کریں +

آج کل ہندوستان میں سناتن ہندو اور دیانندی آریہ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ اپنی قوم اور اُس کے بچّوں کو عیسائیوں کے ہاتھ میں پڑنے اور مسیحی ہو جانے سے بچالیویں۔ اس کے لئے وہ طرح طرح کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہیں تو وہ لیکچروں کے ذریعے غلط اور جھوٹھی باتیں مسیحیوں کے برخلاف کہکر لوگوں کو مسیحی مذہب سے متنفر کرتے ہیں اور کہیں سٹر یٹیڈ لایا انگرسال کی وغیرہ ملحدوں کے ٹریکٹ اور رسالے ترجمہ کر کے لوگوں میں شایع کرتے ہیں تاکہ لوگ مسیحی مذہب کی مجری اور سیاہ تصویر کو دیکھکر مسیحی نہ ہوں مگر تو بھی باوجود ان کی کوششوں کے ہر سال بہت سے ہندو مسیحی ہوتے جاتے ہیں اور ہندو سوسائٹی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے دو سالوں میں قحط کی مصیبت نے جو اس ملک کے لوگوں پر طاری ہو رہی ہے۔ ہندو سوسائٹی کو بڑا ہی نقصان پہنچایا ہے۔ ممالک مغربی و شمالی میں ہزاروں گھر قحط کے مارے اُجڑ گئے ہیں ہزاروں یتیم ہو گئے ہیں۔ اور ان یتیموں میں سے کئی تو مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گئے ہیں اور کئی عیسائیوں کے ہاتھوں میں آکر ہمیشہ کے لئے ہندو سوسائٹی سے الگ ہو گئے ہیں گو پنجاب کے آریہ سماج نے کوشش کر کے جگہہ جگہہ ان یتیموں کے لئے یتیم خانے کھول دئے ہیں مگر تو بھی وہ بہت تھوڑوں کو بچا سکے ہیں یہہ بڑا سخت صدمہ ہے جو ہندو سوسائٹی کو پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ دبانے پچھلے سال میں جہاں تک معلوم ہوا ہے بہ نسبت اور قوموں کے ہندوؤں میں زیادہ اثر کیا ہے اور بہت سے ہندو اس طرح سے سوسائٹی میں سے کم ہو گئے ہیں اور آج کل پونا کے قتل کے معاملے میں پونا کے مشہور ہندو رئیس اپنے اپنے اخباروں میں بغاوت کے اشتعال دلانے والے مضمون شایع کرنے کے لئے پکڑے گئے ہیں۔ اور ان سب باتوں کے علاوہ یہہ سوسائٹی پہلے سے ہی ہزاروں ذاتوں اور فرقوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے ساتھ کچھ بھی سوشیل تعلق نہیں رکھ سکتا۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو سوسائٹی کی زندگی بہت دن تک قایم نہیں رہ سکتی۔ یہہ ناممکن ہے کہ کل ہندوستان کے ہندو ایک برادری بن جاویں اور اس طرح سے ایک قوم ہو کر اپنی قوم کی حقیقی بھلائی کر سکیں اور قوم کو اُن آفتوں اور مصیبتوں سے جو اُس پر آ رہی ہیں اور مخالفوں کے حملوں سے بچا سکیں۔

خدا فرداً فرداً انسانوں کو یا مجموعی طور پر قوم کو مختلف طرح سے سکھلاتا ہے کہ وہ اُس کی مرضی کو پہچان لیویں۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ اکثر تعصب اور گناہ کے سبب سے ان واقعات یا حادثوں سے جن کے وسیلے خدا اُن کو بہتری سبق یا نصیحت دینا چاہتا ہے فائدہ حاصل نہیں کرتے بلکہ فرعون کی طرح اپنے تئیں زیادہ سے زیادہ سخت کرتے جاتے ہیں۔ یہہ حادثات جو پچھلے دو سالوں میں ہندوستان پر آ رہے ہیں ان سے خاصکر ہندو قوم کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہزاروں ہندو نہیں تو سیکڑوں تو ضرور ہندو قوم سے نکلکر مسیحیوں میں شامل ہو گئے ہیں تو اس سے ہندو قوم کو یہہ سبق دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کو کھولے اور غور کرے کہ ہندو سوسائٹی کا قایم رہنا اگر ممکن ہے تو صرف ایک ہی طرح سے ہے یعنے یہہ کہ وہ مسیح کو قبول کرے اور اُس کے جھنڈے تلے آ کر ایک قوم بن جاوے۔ بغیر ایک مذہب کے کبھی کوئی قوم نہیں بن سکتی۔ ہندو اور مسلمان سیکڑوں برس سے اس ملک میں ملکر رہتے ہیں لیکن اب تک وہ کس طرح سے ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ ہر سال ہندوستان کے مختلف جگہوں میں مختلف تیوہاروں کے موقعے پر آپس میں بڑے خوفناک جھگڑے برپا ہو جاتے ہیں اور اُن میں کئی جانیں ضایع ہو جاتی ہیں۔ کیا خدا کی یہہ مرضی ہے کہ بنی آدم جو ایک دوسرے کے عضو ہیں اسیطرح ایک دوسرے کا خون کریں۔ اس سے بڑھکر ہندوؤں میں چونکہ بیسیوں مذہب ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں اُن کا آپس میں بھی میل نہیں ہوتا بلکہ وقتاً فوقتاً اُن میں بھی جھگڑا ہی ہو جاتا ہے مگر برعکس اس کے کہ عیسائیوں میں بھی اگرچہ مختلف فرقے پائے جاتے ہیں لیکن تو بھی چونکہ اُصول میں سب متفق ہیں اس واسطے اُن میں باوجودیکہ بہت سی مختلف قوموں فرقوں اور ملکوں کے لوگ شامل ہیں لیکن تو بھی کس قدر اتفاق پایا جاتا ہے + دیانندی آریہ آج تک اتفاق اتفاق پکارتے رہے ہیں اور مختلف سبھاؤں اور جلسوں میں اتفاق پر بہت سے لیکچر بھی دئے جاتے ہیں۔ مگر تو بھی اتفاق کا کہیں نام و نشان نظر نہیں آتا اور اگر کہیں ہے بھی تو وہ بھی مکڑی کے جالے کی مانند ہے جس کو ذرا سی دنیاوی آزمایش کا جھونکا توڑ دیتا ہے +

پیارے ہندو بھائیو! غور کرو کہ آیا تمہاری قوم کی بہتری اس میں ہے کہ تم اپنے ہزاروں برس کے سڑے ہوئے مُردے کو پھر کھڑا کرنے کی کوشش کرو یا اس میں کہ مسیح سے جو مُردوں کو زندہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے زندگی حاصل کرو؟ کاش کہ خدا تمہاری آنکھوں کو کھولے اور تم زندگی اور طاقت کے منبع مسیح کے ساتھ جڑکر اُس زندگی اور طاقت کو حاصل کرو کہ جس کے سبب سے ہندو قوم بھی دنیا کی افضل قوموں میں سے ایک قوم بنجاوے +

\+ \+ \+ \+ \+ \+ \+

\+ \+ \+ \+ \+

\+ \+ \+

\+





# مراسلات

## فصل دویم شہادت حواریان درحق مسیح

اوّل شہادت یوحنا حواری کی ہے۔ جس کو عربی زبان میں یحیٰی کہتے ہیں۔ یہہ حواری اوّل یحیٰی بن ذکریا کا اصحاب تھا۔ بعدازاں مسیح خداوند کی خدمت میں آیا۔ یہہ حواری درحق مسیح بڑے زور وشور سے اپنی انجیل کے شروع ہی میں یوں شہادت دیتا ہے۔ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی زندگی اُس میں تھی وہ زندگی انسان کا نور تھی"۔ پھر وہ بڑھکر ۱۴ ویں آیت میں یوں شہادت دیتا ہے کہ "وہ کلام مجسم ہوا۔ اور وہ فضل وراستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا کہ باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ اس شہادت کے بیان کی تفسیر کرنیکی کچھ حاجت نہیں۔ بیان صاف ہے کہ فقط مسیح کی الوہیت وقدامت اور اُس کے ظہور جسمی اور انسانیت وغیرہ کا بیان کرتا ہے اور اپنے کلام کا اثبات وہ اُس سے کرتا ہے کہ مسیح ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اُس کے جلال کو بچشم خود دیکھا جس سے شک نہ رہا کہ وہ خدا کا اکلوتا فرزند ہے۔ اور کلام اللہ ہے اور خدا کے ساتھ قدیم ہے۔ اور کہ دونوں کی ذات واحد ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ "وہی کلام خدا تھا"۔ اور خدا میں تھا جو کہ حضرت مریم مبارک کے بطن طاہرہ سے متولد ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہمنے اُس کے جلال اور بزرگی سے معلوم کر لیا کہ یہہ حقیقت میں خدا کا اکلوتا فرزند ہے۔ اور شہادت مذکورہ میں مسیح کو بلقب کلام اللہ کہتا ہے اس لفظ سے ہرگز نہ سمجھا چاہیے کہ متکلم کی غرض کلام نحوی یعنی حرفی جملہ مرکب ومفرد سے ہے بلکہ شہادت متکلم کی اسپر دلالت کرتی کہ مسیح کلام اللہ اس لحاظ اور غرض سے ہے کہ وہ مظہر اللہ ہے گویا باعتبار ظہور کے اسکو کلام اللہ کہا لہذا اس کے ثبوت میں ۱۴ ویں آیت کو دیکھ لو۔ اور پھر مکاشفات کی کتاب ۱ باب ۲ آیت میں یوں پکار رہا ہے کہ "جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی پر جو کچھ اُس نے دیکھا گواہی دی"۔

دوئم شہادت تھوما حواری انجیل یوحنا باب ۲۰ آیات ۲۸ و ۲۹ میں یوں لکھا ہے۔ کہ جب مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا تو بعض اصحاب پر ظاہر ہوا۔ اور ان اصحابوں نے تھوما کو پاکر کہا کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہوا ہے اور ہمنے اُس کو دیکھا ہے مگر اس رسول نے یقین نہ کیا بلکہ یُوں کہا کہ "جب تک میں اُسکی چھدی پسلیوں میں اپنا ہاتھ ڈال کر نہ دیکھوں اور اُس کے زخموں میں اُنگلی ڈال کر نہ آزماؤں تب تک میں کبھی یقین نہ کرونگا"۔ اس کے بعد جب مسیح اُس پر ظاہر ہوا اور تھوما کو کہا کہ "اپنا ہاتھ نزدیک کر اور میری پسلیوں میں ڈال اور بے ایمان مت ہو۔ تھوما نے جواب دیا کہ اے میرے خداوند اور اے میرے خدا۔ یسوع نے اُسے کہا کہ اے تھوما اس لئے کہ تو نے مجھے دیکھا اور ایمان لایا ہے"۔ اس حواری کی گواہی یہہ ہے کہ وہ مسیح کو خداوند خدا کہتا ہے اسواسطے کہ متشکی القلب تھا۔ جب تک مسیح کو اُس نے بچشم خود دیکھ نہیں لیا تب تک اپنے ہمراہیوں کے کہنے پر اعتقاد نہیں کیا۔ لہذا اس کی شہادت مسیح کی اُلوہیت کی بابت اوّل درجہ کا اعتبار پیدا کرتی ہے۔ بدیں وجہ کہ جب مسیح کے زندہ ہونے کی بابت انکار کیا جب تک کہ اطمینان نہیں کر لیا۔ اور جب کہ اطمینان بخوبی کر لیا تو فوراً بول اُٹھا اے میرے خداوند اور اے میرے خدا۔ اس میں ایک بات زیادہ تر قابل غور ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ مسیح اُس کو خداوند خدا کہنے سے منع نہیں کرتا جس سے ہمارا مطلب آفتاب کی مانند روشن ہے کہ مسیح فی الحقیقت خدا تھا۔ اور اگر خدا نہ ہوتا۔ تو تھوما کو فوراً خداوند خدا کہنے سے روک دیتا اور کہتا خبردار تھوما ایسا کلمہ زبان پر مت لا۔ کیونکہ میں بھی انما مثلکم بشر ہوں۔ اے ناظرین آپ انصاف کریں کہ کجا رام اور کجا بٹیں۔ معاملہ تو برعکس ہے خداوند مسیح نے تھوما کو اجازت دیا کہ وہ خداوند خدا کہے۔ دوئم اگر مسیح خداوند نہ ہوتا تو اے ناظرین یہہ تھوما اس کو کبھی خداوند کہکر نہ بولتا۔ پس بیانات مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہد ومدعی کا اتفاق ٹھہرا کہ مسیح دراصل خدا تھا۔

## شہادت سوئم مقدس پطرس درحق مسیح

انجیل متی ۱۶ باب از آیات ۱۳ تا ۱۷۔ اور یسوع نے قیصریہ فلپی کے اطراف میں آکر اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں۔ اُنہوں نے کہا کہ بعضے کہتے ہیں کہ تو یوحنا اصطباغی ہے۔ بعضے الیاس اور بعضے یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اُسنے اُنسے کہا پر تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں۔ شمعون پطرس نے جواب میں کہا کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ یسوع نے جواب میں اُسے کہا اے شمعون بریونس مبارک تو کیونکہ جسم اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے مجھ پر ظاہر کیا یعنی میری حقیقت تونے جسمانی عقل سے دریافت نہیں کی بلکہ خدا نے اس امر مخفی کو تجھ پر القا کیا۔ کیونکہ یہہ مقدمہ انسانی عقل سے برتر ہے۔ کوئی انسان اپنی جسمانی خواہشوں کے ساتھ اس مرحلہ کو دریافت نہیں کر سکتا اور نہ پہنچ ہی سکتا ہے۔ جب تک کہ خدا آپ اسپر آشکارہ نہ کرے۔ مثلاً کوئی شخص جب تک کہ حروف تہجی نہ سیکھے تب تک عبارت کتاب کو نہیں پڑھ سکتا ہے اگر مرد ان جانے حروف تہجی کے کتاب پڑھکر مطلب سمجھ سمجھا لیوے تو یہہ بات کرامات میں داخل ہوگی۔ اسیطرح جب تک کہ آدمی آسمانی نور سے منور نہ ہووے اُس وقت تک الٰہی بھید نہیں سمجھ سکتا ہے۔ اختصاراً بہ مذکورہ آیات انجیل سے غرض تو فقط پطرس حواری کی شاہدی ہے۔ جو اُس نے مسیح کی الہیت اور اُلوہیت کی نسبت کہی ہے کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ اس شہادت کی سچائی کے ساتھ چند اور امور متعلق ہیں۔ کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شہادت اخلاص دل اور نیت صاف سے متعلق ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ کا دل طمع وزر غیب سے صاف وپاک ہے۔ اوّل امر قابل لحاظ یہہ ہے۔ کہ مسیح نے جو خود مدعی ہے۔ ایسے موقع پر یہہ سوال کیا کہ جب سب شاگرد حاضر ہیں۔

دوئم۔ اُس نے معجزات و کرامات کے دکھانیکے بعد یہہ سوال کیا۔

سوئم۔ اُس نے اپنی انسانیت کا بیان کرکے پوچھا کہ میرے حق میں لوگ کیا گمان کرتے ہیں؟ اور جب لوگوں کے خیالات معلوم کئے تو سایل نے اُن سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو کہ میں جو ابنِ آدم ہوں کون ہوں؟ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سوال مسیح خداوند نے بطور اِمتحان کیا اور مسیح کی غرض یہہ تھی کہ وہ اپنے کام و صحبت کی تاثیر دریافت کرے کہ کہاں تک اُن میں اثر کیا ہے +

چہارم۔ جبکہ یہہ سوال بطریق اِمتحان پیش کیا گیا تھا۔ تو معلوم رہے کہ مدعی نے نہیں پوچھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اور لوگ میرے حق میں کیا کہتے ہیں اور کہ تم کیا کہتے ہو۔ بلکہ صرف اس نے یہہ کہا کہ تم ابنِ آدم کی بابت کیا کہتے ہو۔ قرینۂ کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سایل نے پیشتر اس سے اُنہیں نہیں کہا تھا کہ تم لوگ میری بابت ایسا یا ویسا اعتقاد رکھو۔ بلکہ جب سایل نے اپنی قدرت اور اختیار معجزات و کرامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا اور اپنی صحبت اپنی خوبی و اخلاق کو اُن پر آشکارا کیا۔ تب اُن سے سوال کیا کہ تم کیا کہتے ہو اور لوگ کیا کہتے ہیں +

پنجم۔ یہہ کہ مسیح کا دعویٰ الوہیت اِس قسم کا نہ تھا کہ جس کی دلیل پیش کرنا چنداں مشکل تھا۔ کیونکہ مسیح خداوند نے اول اپنے دعوے کی دلیل صداقت و اثبات پیش کیا اور بعدہ اپنے دعویٰ کو قایم کیا +

ششم۔ سایل کا مطلب یہہ نہیں تھا کہ تم میری بابت کیا اعتقاد رکھتے ہو یا مانتے ہو۔ بلکہ سایل کا مطلب یہہ تھا کہ تمہاری تمیز و عقل کیا کہتی ہے کہ میں کون ہوں؟ چنانچہ پطرس کے برجستہ جواب سے واضح ہوتا ہے کہ اس نے محققانہ جواب دیا کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے +

ہفتم۔ درحقیقت پطرس کا جواب سایل کے سوال کے مفید تھا اس لئے سایل کو اطمینان حاصل ہوا تو اُسنے کہا کہ بات تو بلاریب آسمانی عنایت سے تیرے دل میں القا ہوئی ہے +

ہشتم۔ مخفی نرہے کہ مسیح کا سوال سارے شاگردوں سے تھا نہ پطرس ہی سے۔ مگر پطرس نے سب کی طرف سے جواب دیا اور سب کا عندیہ اعتقاد مطابق جواب پطرس تھا یعنی مسیح کی بابت کل حواری متفق تھے کہ وہ زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ پس بیانات مذکورہ بالا سے اظہر ہے کہ مسیح کی اُلوہیت پر اُس کے شاگردان شاہد تھے اور اُن کی شہادت بالکل قرینۂ عقل سے سچی ہے۔

چہلم شاہد پولس حواری ہے جو کلسیہ کی کلیسیا کو یوں تحریر فرماتا ہے۔ کہ خدا نے ہم کو تاریکی کے قبضہ سے چھڑایا اور اپنے پیارے بیٹے کی بادشاہت میں شریک کیا۔ اسی میں ہم اُس کے لہو کے سبب سے نجات یعنے گناہوں کی معافی پاتے ہیں وہ ان دیکھے خدا کی صورت ہے اور وہ ساری خلقت میں پہلوٹھا ہے۔ کیونکہ اُسی سے ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں دیکھی اور ان دیکھی کیا تخت کیا خداوندیاں کیا ریاست کیا مختاریاں پیدا کی گئیں۔ ساری چیزیں اُس سے اور اُس کے لئے پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے ہے اور اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں وہ بدن یعنی جلسی کا سر ہو وہی شروع اور مُردوں میں سے پہلوٹھا ہے۔ تاکہ وہ سب باتوں میں اول ہو وغیرہ۔ پھر دیکھو عبرانیوں کے اباب پہلی سے تیسری آیت تک یوں گواہی دیتا ہے کہ خدا جو اگلے زمانہ میں انبیا کے وسیلہ اجداد سے بار بار اور طرح بطرح بولا اور اس آخری زمانہ میں ہم سے بیٹے کے وسیلہ بولا جس کو اُس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے اُس نے عالم بنائے وہ اُس کے جلال کی رونق اور اُس کی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنے ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کرکے بلند آسمان پر جناب اعلیٰ کے دہنے جا بیٹھا +

خلاصہ یہہ کہ مسیح کی بابت پولس گواہی دیتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح نادیدہ خدا کی صورت ہے اور ساری خلقت کا مقدم ہے گویا دنیا کی پیدایش ہی اُس سے ہوئی یعنے آسمان اور زمین اور مافیھا کی خلقت کا باعث ہی مسیح ہے۔ اور سب کچھ اُس کے لئے پیدا ہوا وہ کہتا ہے کہ آگے ہم گناہوں میں زندگی بسر کرتے تھے لیکن اب یسوع مسیح کے لہو سے گناہوں کی نجاست و ناپاکی سے پاک ہوئے۔ پھر فرماتا ہے کہ مسیح بدن یعنی جماعت کا سر ہے پھر یہہ کہ خدا پہلے زمانہ میں باپ دادوں سے طرح بطرح ہم کلام ہوا اور اب آخری زمانہ میں ہم سے بیٹے کی معرفت بولا اور کہ سب چیزوں کا بیٹا وارث ہے اور خدا کے جلال کا مظہر اور اُس کے جلال کی رونق افزا ہے اور اُس کی ماہیت کا نقش اور اُس کی ہستی کا نمونہ ہے۔ انتہا جاننا چاہئے کہ مسیح کے دعویٰ کی شہادتیں اور صداقتیں اگر اِس موقعہ پر نقل کی جاویں تو اِن کے لئے بہت عرصہ درکار ہے۔ اس لئے بندہ نے اِن چار معتبر شاہدوں پر ہی کفایت کیا ہے جو طالبانِ حق کے لئے کافی اور وافی ہے +

اب آیندہ باب میں انبیاء سابقہ کی شہادت کتب سابقہ سے نقل کرکے ناظرین کے پیش کرونگا کہ آیا اُنہوں نے اُس کی نبوت و رسالت کے حق میں اور اُس کی اُلوہیت کی شان میں کیا شہادت دی ہے +

## بابِ دوئم

### دربیانِ ذاتِ مسیح شہادات از انبیاء سابقہ

مخفی نرہے کہ کتب سابقہ میں مسیح کی شان میں کئی شہادتیں اور نبوتیں ہوئی ہیں بعض اخبار اُس کی جسمانی رشتہ سے متعلق ہیں اور بعض اُس کی قربانی گذراننے اور فدیہ ہونے کی بابت ہیں اور بعض اُس کے جی اُٹھنے کی نسبت صریح ہیں۔ لہذا ہم اِس موقعہ پر وہی نبوتیں انبیاء سابقہ کی پیش کرینگے جو اُس کی ذات سے متعلق ہیں +

جاننا چاہئے کہ خداوند یسوع مسیح کی اُلوہیت و ربانیت مختصر گر توضیح بیان ہو چکا ہے کہ جس پر نظر تحقیق ڈالنے سے ہر ایک محقق قبول کریگا کہ درحقیقت خداوند یسوع مسیح خدائے قادر ابدیت کا باپ و سلامتی کا شہزادہ ہے علاوہ ازیں انبیا جو پیشتر از مسیح گذرے وے قبول کرتے تھے بلکہ اُن کے اعتقاد کا دارو مدار یہی تھا کہ خداوند یسوع مسیح فی الحقیقت خدائے برحق ہے اور کبھی





اُن کے خواب وخیال ہی میں یہ بات نہ تھی کہ مسیح اُلوہیت کا درجہ نہیں رکھتا ہے بلکہ وہ آشکارہ وبرملا اپنی اپنی کتابوں میں کہہ گئے "کہ اُس کے وسیلے سے گنہ گاروں کی نجات ومغفرت ہے۔ اور اُمتیں اور قومیں اُس کے وسیلے سے چھٹکارہ حاصل کرینگی۔ اور اُس کے مطیع وفرمانبردار ہوکر اُس کی عبادت وبندگی بجالاوینگی۔ جائے غور ہے کہ محمد صاحب نے بھی اُن کی تعظیم وتکریم کرکے اُنہیں روح اللہ وکلمۃ اللہ (سورہ نساء رکوع ۲۳) بہ نسبت دیگر انبیاء کے افضل وفوق بتایا۔ مگر متاخرین علماء دین محمدی نے مسیح کی نسبت اُلوہیت سے انکار کرکے از حد مخالفت اختیار کی بلکہ قرآن ہی سے مخالفت کرکے مسیح کی اُلوہیت وفرزندی رشتہ کو اُلٹ پلٹ کرکے غلط معنی لگاتے ہیں لہٰذا اُن کا اعتراض بے جا اور الزام ناحق ہے۔ اُن کی بحث ناکارہ اوربے سود ہے کوئی تحقیق کنندہ اور صاحب خرد نافہمیدہ اعتراض کو قبول نہ کریگا۔ پس اس وقت ہم اخبار سابقہ سے مسیح کی اُلوہیت دیکھا چاہتے ہیں +

اولاً۔ یشعیاہ بن عموس کی کتاب نبوت ۷ باب آیت ۱۴ میں یوں لکھا ہے۔ کہ باوجود اِس کے خداوند آپ تم کو ایک نشان دیگا دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوئیل رکھینگے۔ لفظ عمانوئیل سے خدا ہمارے ساتھ مراد ہے۔ جس کی تفصیل متی کی انجیل باب اوّل آیت ۲۰ سے ۲۴ تک دیکھ لو +

دوئم ۸ باب ۸ آیت "وہ یہوداہ کے درمیان بیٹھیگا اور اُس کی باڑھ چلی جائیگی وہ گردن تک پہنچ جائیگی۔ اور اُس کے پروں کے پھیلاؤ سے تیری ساری سرزمین کی عرض اے عمانوئیل ڈھنپ جائیگی" انتہا۔ یہاں لفظ عمانوئیل سے مسیح کی اُلوہیت سے اشارہ ہے۔ کیونکہ عمانوئیل سے مراد جیسا کہ ظاہر ہو چکا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

سوئم۔ پھر یشعیاہ ۹ باب ۶ سے ۷ تک کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا شہزادہ۔ اُس کی سلطنت کا اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی وہ داؤد کے تخت اور اُس کی مملکت پر آج سے لیکے ابد تک بندوبست کریگا۔ واضح ہو کہ خداوند یسوع مسیح جو انسان کی نجات کے واسطے اس دُنیا میں آیا اس کی نسبت یشعیاہ نبی فرماتے اور اُس کی اُلوہیت کی شہادت دیتے ہیں کہ مسیح قادرِ مطلق خدا ہے اور سلطان ابدی وبادشاہِ ازلی ہے۔ یوحنا کی انجیل باب ۳ آیت ۱۷ میں بھی یہی مضمون درج ہے علاوہ اسکی منصبی خدمت کو یوں ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کو جہان میں اِس لئے نہیں بھیجا کہ جہان پر سزا کا حکم کرے۔ بلکہ اِس لئے بھیجا کہ جہان اُس کے سبب نجات پاوے +

جاننا چاہیئے کہ یشعیاہ بن عاموس نوع انسانی مشترک سمع الغیر ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے ہمارے لئے ایک فرزند بخشا کہ وہ ہمارے لئے قربان ہوکر ہماری نجات کا باعث ہووے اور اُس کی صفات یہ ہیں۔ عجیب۔ مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ یعنے ابد کا بانی موجد سلامتی کا شہزادہ یعنے سلامتی کا بخشندہ اور دکھوں اور تکلیفوں کو دفع کرنے والا اور سلطنت اُس کی غیر محدود ہوگی اور سلامتی بے انتہا اور کہ وہ تخت داؤدی پر جلوس فرمائیگا اور اُس کی بادشاہت کا آخر نہ ہوگا۔ اور اُس کی قدرتی صفات یہ ہونگی کہ وہ عادل وصادق ہوگا۔ واضح باد کہ مسیح کی بادشاہت وحکومت سے ظاہری ودنیوی غرض نہیں ہے جیسا کہ بعض جہلائے یہود کہتے تھے اور کہتے ہیں۔ بلکہ مسیح کی بادشاہت روحانی اور آسمانی ہے۔ جو کہ بندگان خدا کے دلوں میں متاثر ہے۔ میکنبی اِس روحانی بادشاہ کی جائے مولد کا صاف نشان بتاکر اپنی کتاب اِلہامی کے ۵ باب ۲ آیت میں یوں فرماتے ہیں اولے بیت اللحم افراتاہ ہرچند کہ تو یہوداہ کے شہروں میں شامل ہونے کے لیئے چھوٹا ہے۔ تو بھی تجھ میں سے وہ شخص نکلکے مجھ پاس آویگا۔ جو اِسرائیل میں حاکم ہوگا۔ اور اُس کا نکلنا ایام الازل سے ہے "

جاننا چاہیئے کہ یہ پیشنخبری مسیح کی اُلوہیت وانسانیت دونوں پر دلالت کرتی ہے کیونکہ بیت اللحم سے خروج کرنا اُس کی انسانیت پر دلالت کرتا ہے اور اُس کی قدامت وازلیت سے اُس کی الٰہی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ جو کہ یوحنا کی انجیل کے ۱ باب ۱ آیت میں مذکور ہے۔ کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ مسیح کی ذات قدیم وازلی ہے جس کی بابت میکہ نبی نے پیشنخبری کی۔ اور مطابق اس کے یہودی عالم واولیاء اللہ مانتے تھے چنانچہ یوحنا کی انجیل ۷ باب ۴۲ آیت میں یہودیوں کا یہ عقیدہ صاف مذکور ہے۔ کہ اُنہوں نے جب مسیح کو دیکھا اور کہا یہ مسیح ہے۔ پر بعضوں نے کہا کیا مسیح جلیل سے آتا ہے۔ کیا کتابوں میں یہ بات نہیں کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت اللحم سے جو داؤد کا شہر ہے آتا ہے۔ پھر دیکھو زبور ۱۱۰ پہلی آیت میں داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں "خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا تو میرے دہنے بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی بناؤں" انتہا جاننا چاہیئے کہ حضرت داؤد علیہ السلام مسیح کو خداوند قرار دیکر اس کی جدائی کا اظہار فرماتے ہیں مسیح خداوند نے اِس زبور کو اپنی طرف سمجھا یہودیوں نے قبول کیا کہ فی الحقیقت اِس زبور کی مراد مسیح ہے۔ فریسیوں کے مقابل میں خود مسیح خداوند نے اِس زبور کو پیش کرکے اپنے دعوئی اُلوہیت کو ثابت کیا انجیل متی ۲۲ باب ۴۱ آیت کو دیکھ لو۔ مرقس کی انجیل کا ۱۲ باب ۴۱ سے ۵۰ تک اعمال کی کتب ۲ باب ۳۴ آیت میں بھی یہی مضمون مندرج ہے۔ جاننا چاہیئے کہ مسیح کو فریسی ویہودی ظاہری دُنیاوی بادشاہ تصور کرتے تھے۔ مسیح خداوند نے اِن کے خیال نافہمیدہ کو بذریعہ دلیل قاطع اور زبور باطل وقطع کیا کہ جس حال میں کہ مسیح داؤد کی نسل سے ہے تو وہ کیونکر اُسے خداوند کہکر پکارتا ہے کیونکہ باپ مقدم ہے اور بیٹا موخر یہ ظاہر ہے کہ مقدم موخر سے افضل واعلیٰ ہے سو داؤد باوجود مقدم ہونے اُسے کیوں خداوند کہتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مسیح حضرت داؤد سے مقدم ہے بطور روحانی وباطنی ذات کے سو داؤد علیہ السلام اُسے باطنی وروحانی ذات کے رو سے خداوند کہتے ہیں +

پس مختصر بیانات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اُلوہیت اور خدائی شان انبیاء سابقہ کے نزدیک مسلم الثبوت تھی اور وہ جانتے تھے کہ مسیح خدا قادر مُطلق خدا ہے۔ اور کہ وہ نجات دہندہ خلقت

کے لئے اس دنیا ناپائیدار میں آیا اور جامہ انسانی میں ظاہر ہو کر نسل داؤد سے ہویدا ہوا۔ درحقیقت اُس کی نجات عالموں کے لئے وابستہ ہے۔ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے وہ پاک کلیسیا میں ظاہر ہو کر شیطان و دُنیا کے ساتھ جنگ کرتا ہے مسیح خداوند اس کی حمایت و امداد کرنے کو ہر وقت موجود ہے۔ وہی حاضر و ناظر ہادی حامی و معاون ایمانداران ہے وہی شفیع ہے۔ جو انسان اُس پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو کر خدا کے دوستوں میں شامل ہو جاتا ہے اور جو کوئی اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ خدا کے دشمنوں میں شامل ہو کر لقمۂ نار جہنم ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اے خداوند مسیح اپنی روح کی ہدایت سے راہ مستقیم پر جو تو نے اپنے لہو سے تیار کی ہے اپنے بندوں کو چلنے کی توفیق عنایت کر۔ تاکہ تیرا جلال آفتاب کی مانند ہر فرد بشر کے دل پر چمکے آمین۔ ثم آمین +

راقم

مولوی ابراہیم

کیٹیکسٹ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن۔ جموں

---

# خوش مزاجی کی برکتیں

## دیباچہ

ہم اس دنیا میں اس واسطے رکھے گئے ہیں۔ کہ خوش اور شاد ہیں۔ ہم کو اپنے خوش مزاجی کے بڑے بڑے کاموں میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔ اور ہم کو اپنے ہمجنسوں کے ساتھ خوشی کے وقت اُداسی کی صورت رکھنی لازم ہے۔ ہم کو دوسروں کے لئے کام سپرد کیا گیا ہے۔ کہ ہم اُن کی خوشی کو زیادہ کریں۔ اور ہم یہہ کام انجام نہیں دے سکتے تاوقتیکہ ہم از خود خوش مزاجی کا سبق سیکھ نہ لیویں۔ کیونکہ ہم وہ باتیں جو خود نہیں جانتے دوسروں کو سکھلا نہیں سکتے۔ اور نہ وہ چیز جو نہیں رکھتے دوسروں کو دے سکتے ہیں +

ناظرین کے واسطے اِس چھوٹی کتاب میں ایک سبق ہو شاید اِس کو یاد کرنا اُن کو مشکل معلوم ہوگا۔ تاہم اگر اپنی زندگی اس بڑے اُستاد کے سپرد کر دینگے۔ تو وے اُس کے سیکھنے کی حاجت اور یاد رکھنے کی قابلیت معلوم کرینگے۔ جے۔ آر۔ ایم

---

یہہ باتیں میں نے تمہیں کہیں تاکہ مجھ میں تم آرام پاؤ۔ دُنیا میں تمہارے واسطے تکلیف اور غم ہیں۔ لیکن خوش ہو میں نے دُنیا کو فتح کیا + یسوع مسیح

---

بہت سی سبیلیں ہیں جن سے ہم دوسروں کو فیض پہنچا سکتے ہیں۔ مددگاری کا کام ایک دائمی برکت ہے۔ درحقیقت وہ شخص جو بھوکوں کو کھلاتا۔ اور بیماروں اور غریبوں اور یتیموں کی خبرگیری اور مدد کرتا ہے۔ اِس دُنیا کے لئے ایک برکت ہے۔ وہ جو نیک کلمے استعمال کرتا ہے۔ جو دوسروں کی زندگی کا خاصہ ہو کر تاثیر بہتری۔ قوت۔ خوشی اور آراستگی بخشتا ہے۔ دُنیا کی نسل کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ لیکن کیا کوئی صرف خوش مزاج ہونے سے برکت کا باعث ہو سکتا ہے؟ ہاں اخلاقی خوبصورتی ہر حال میں نیکی کی طرف ایک پوشیدہ اثر پیدا کرتی ہے۔ یہہ مثل اِن خوشنما پھول کے ہے۔ جو سڑک کے کنارے اگا ہو۔ جو کہ ہر رہ گذر کے لئے ایک برکت کا باعث ہے کہتے ہیں۔ کہ ایکدن جنگل میں فائدہ بخش اناج نے سوسنوں کو ڈانٹا۔ اِس لئے کہ وہ کسی کی بھوک کو رفع نہیں کر سکتے تھے۔ متکبر اناج نے کہا کہ کوئی اپنی مٹی صرف فرحت بخش ہونے سے کما نہیں سکتا ہے۔ سوسنوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ بلکہ اور بھی زیادہ مرغوب نظر آئے۔ تب اُستاد اِس طرف آیا۔ اور جب اُس کے شاگرد اُس کے پاؤں پر آرام کر رہے تھے۔ اور بھوکے ہوئے اناج اُن کو کھانے کے لئے اشارہ کر رہے تھے۔ اس نے کہا کہ زندگی خوراک سے بڑھ کر ہے۔ سوسنوں کو دیکھو کیسے خوبصورتی سے وہ بڑھتے ہیں۔ بے شک اُس وقت منظور دل ہونا زیادہ بہتر تھا۔ کیونکہ اُستاد نے اُسے پسند کیا۔ ہم قیمت کا تخمینہ منفعت کے مقدار سے کر سکتے ہیں لیکن ہمیشہ فائدہ کی پوری جانچ نہیں کر سکتے۔ صرف جسمانی فائدہ یا آرام تنہا مدد نہیں ہے۔ جو ایک آدمی کو دے سکتا ہے۔ بلکہ ایک فائدہ ہے جو روح پر اثر ڈالتا ہے۔ جو دل کو بہادر۔ مضبوط اور با اُمید بناتا ہے۔ پھر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ فائدہ اُس سے جو ایک روٹی بھوکے کو۔ یا ایک پیالہ پانی پیاسے کو دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کم ہے۔ ہر ایک شخص اپنے چوگرد ایک فضا خواہ وہ آرام دہ اور لطیف ہو۔ یا ناموافق اور کثیف ہو رکھتا ہے۔ وہ دُنیا کے کسی حصہ کو بہتر اور محفوظ گذرگاہ بنا سکتا ہے یا اُس کو اُن لوگوں کے واسطے جو لائق طور پر وہاں بسنے میں طلب کر سکتا ہے۔ ہم اس فضا کے جواب دہ ہیں ہمارا اثر شاید انجام میں بے اختیار ہو۔ ہم اسے کسی خاص وقت اپنی مرضی کے موافق برائی سے بھلائی میں تبدیل نہیں کر سکتے۔ وہ ایسی شے ہے جو ہماری ذات سے متعلق ہے۔ وہ ہمارے چال چلن کا ظہور ہے + اور ہمارے چال چلن ہماری کل زندگی کی ماحصل ہے۔ یعنی وہ جو ہم نے اپنے بچپن سے تعلیم تجربہ خیال اور تاثیر اشخاص سے اپنے آپ میں منضبط کی ہے۔ پس وہ فضا جو کسی وقت ہمارے گرداگرد ہے۔ زیادہ تر ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے ہم جوابدہ اور اپنے چال چلن کے ذمہ وار ہیں۔ اگر کسی آدمی نے اپنے آپ کو بےصبر اور ناخوش بنا لیا ہو۔ یہاں تک کہ جہاں کہیں وہ جائے دوسروں کو جو اس کے آس پاس رہتے ہیں۔ خوشدل کر دے۔ تو اس کو اپنے کج مزاج کے واسطے موروثی یا اصلی گناہ پر الزام نہیں لگانا چاہئے۔ بلاشک و شبہہ ذاتی رغبت اور ابتدائی تاثیر آدمی کو سلیم اور خوش طبع رہنا دشوار کر دیتی ہے۔ لیکن چونکہ نیک بننا مشکل ہے۔ اور بہت باتوں پر غلبہ حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں سعی کو فضول اور بیکار سمجھ کر چھوڑ نہیں دینا چاہئے۔ اس لئے خوش مزاج رہنا ایک فرض ہے۔ شاید ہم نے اس پر اس معنی میں غور نہیں کیا۔ شاید ہم اُسے خوشنما تدبیر خیال کرتے ہیں۔ اور اُس شخص کو جو بذاتہ خوش مزاج ہے۔ خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ شاید ہم اکثر خوش مزاجی کو بجز دیگر فرائض یعنی سچائی۔ دیانتداری۔ صبر اور مہربانی شمار

نہیں کرتے۔ بلکہ بہت کچھ اوروں کے خوش کرنے کے فرض کی بابت کہتے ہیں۔ کہ کوئی دن ایسا نہ گذرنا چاہئے۔ جس میں ہم کسی خستہ دل کو خوش یا کسی مسافر کے لئے راستہ سبک نہ کرلیں۔ یا کسی جاں بلب بلبل کو اُس کے گھونسلے میں نہ رکھیں۔ یہہ صحیح ہے۔ ہم بہت زیادہ زور دوسروں کو خوش اور شادماں رکھنے کے فرض کی نسبت نہیں دیکھتے۔ لیکن یہہ کچھ کم فرض نہیں ہے۔ کہ ہم آپ خوش اور شادماں رہیں۔ خود ہمارے اُستاد نے ہمکو فرمایا۔ کہ خوش رہو۔ اور کئی بار یہہ خصوصیت کے ساتھ کہا۔ اپنے اپنے پیروکار کو صلاح دی کہ مت گھبراؤ۔ اُس نے اپنے دوستوں کو خوش مزاجی کا نمونہ دکھلایا بعض لوگوں کا یہہ خیال ہے۔ کہ مسیح ایک غم آلودہ شخص تھا۔ فی الحقیقت وہ غمزدہ آدمی تھا لیکن اُس کا چہرہ نہایت اندرونی خوشی کی روشنی سے چمکتا تھا۔ اُس نے کبھی کسی دوسرے کی زندگی پر تاریکی نہیں ڈالی اہل صنعت نے مسیح کو بچپن کی تصویروں میں ایسا دکھلایا ہے کہ گویا اُس سے ایک حلیم خاموش نور یا روشنی نکلتی تھی جو گرد و نواح کے غریب شخصوں کو منور کرتی تھی۔ مسیح سے ہمیشہ جہاں کہیں وہ جاتا نور نکلا یا چمکتا تھا۔ اُس کی زندگی راحت سے پر تھی۔ کوئی شخص اُس کے پاس ایسا رنجیدہ خاطر نہیں ہوتا تھا۔ برعکس اس کے جب کبھی کوئی اُس کے چہرہ پر نگاہ ڈالتا اور اُس کے احکام سُنتا تو اُسی وقت خوش و بشاش ہو جاتا۔

علاوہ ازیں اُس کی تعلیم ایک ہی طرف رُخ ڈالے ہوئے نہیں بلکہ خوش دلی سے مرغوب تھی۔ بعضوں کا خیال ہے کہ مذہب لوگوں کو رنجیدہ کر دیتا ہے اور اُن کی زندگی کی خوشی اور دل کی مسرت و زبان کی شیریں کلامی کو نکال دیتا ہے۔ لیکن یہہ محض غلط ہے کسی شخص کو ایسی خوشی حاصل نہیں ہو سکتی جیسی کہ ایک مسیحی کو ہوتی ہے مسیح اپنے شاگردوں کو سکھاتا ہے خوشی کرو۔ اور فرماتا ہے کہ غم و مصیبت میں بھی خوش رہو +

باقی آئندہ

مترجم

اے۔ پرسن۔ ہیڈماسٹر مشن سکول۔ میرٹھ

# فی التذکرۃ المحبۃ

ان ایام میں ہمارے مسیحی برادران نور نورافشاں کو روغن مضامین محبت سے منور کر رہے ہیں یقین ہے کہ ناظرین انکی عنایات سے مستفیض ہوکر انکے مداح ہونگے چنانچہ نورافشاں مطبوعہ ۳۰ جولائی سن رواں کا ہماری نظر سے گذرا اور اس میں ایک مسدس درباب محبت مع شرح عربی کے مرقوم ہے ہم اُس کے محرر جوگل لال ہیڈ اسسٹنٹ مشن دہلی کی تیز طبعی و ذکی الذہنی سے نہایت ہی محظوظ ہوئے صرف یہی کلمہ زبان پر لاسکتے ہیں +

## جزاک اللہ فی الدارین خیرا

ہماری یہی التجا بارگاہ الٰہی میں ہے کہ رب الجلال ہمارے مسیحی جوانوں کو یوماً فیوماً در کلام ربانی سے بہرہ ور کرے اور ہر فرد بشر اُن کی تحریر اور تقریر سے فائدہ اُٹھاوے +

لاریب فیہ مضمون محبت تو نہایت ہی مفید ہے الامین ہے گویا عمارت مذہب کا دار و مدار محبت ہی پر موقوف ہے چنانچہ قیام سقف بلا دیوار غیر ممکن ہے علی ہذا قیام مذہب بلا محبت محال ہے۔ البتہ محرر مذکورۃ الصدر نے آیت ہذا المحبۃ لا تسقط ابداً کو پولوس رسول کے خط اول قرنتیوں کے ۱۳ باب کی آیت ہشتم کو ترجمہ انجیل عربی سے بلفظہ اقتباس کر کے تحریر کیا الا تفصیلاً و تشریحاً یہہ نہ لکھا کہ وہ محبت جس کے اوصاف علم عروض میں قلمبند کئے گئے ہیں وہ کس قسم کی ہے کیونکہ محبت محبت ہے خواہ وہ اصلی ہو یا عارضی الا رسول ممدوح خود مبین ہے +

## المحبۃ فتثلث بلا ریاءٍ

یعنے تمہاری محبت بلا ریا ہووے خود اُس نے اقسام محبت کو تقسیم کر دیا میں تسلیم کرتا ہوں کہ در حقیقت جوہر محبت کمال لایزال ہے نہ کہ میں ہی اس کا مقلد ہوں بلکہ متقدمین اور متاخرین بھی اس کے قائل ہیں اس کی شان میں قلم دریدہ زبان کی کیا مجال کہ مدح سرائی میں منہہ کھولے اور ماورا اس کے کچھ اور بولے +

المحبۃ قائمٌ فی الذاتِ تا یوم القیام
لیس فیہ حجۃٌ ھذا لحدیۃٌ فی الکلام
لا تغیر لا تبدل فی المحبۃ صادقہ
شمۃ جاءِ شمۃ الدیاءِ لا یقوم بالدوام

فی الحال یہی قیل و قال ہے کہ محبت کیا شے ہے۔ اب ہم کیا بولیں۔ صرف اسیقدر کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایسی شے ہے کہ جسکے وجود کو بتوائے حواس ظاہری و باطنی مس نہیں کر سکتے کیونکہ اس کا وجود عناصری نہیں اور عوام جو حواس خمسہ ظاہریہ و باطنیہ پر وثوق و رسوخ رکھتے ہیں بھلا ان کو اس عجیب و غریب کی کیا خبر ہے۔ چنانچہ پولوس رسول اس کی ثنا میں رقمطراز ہیں المحبۃ افضل من الایمان والرجاء۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مثل کشش مقناطیسی کے ہے چنانچہ سنگ آہن بذریعہ کشش آہن کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس وقت تماش بین بنظر غور دیکھ رہے ہیں کہ وہ کھینچا چلا جاتا ہے الا اس کشش کو جو مابین ہر دو کے ہے دیکھ نہیں سکتے اور علم کمسٹری کا معلم یا طبیبان طبابرف اس قدر ارشاد کرتا ہے کہ اسیکا نام کشش ہے ورنہ خود اس کے لون اور جسامت سے معرا ہے علی ہذا معلم علم الٰہی بھی یہی کہہ سکتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا غرباؤں کی امداد کرنا دشمنوں سے حسب فرمان الٰہی الطاف کرنا وغیرہم اسیکا نام محبت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہہ فعل محبت ہے + مثال ثانیہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ جب کوئی شخص بذریعہ تار برقی خبر بھیجتا ہے تو مرسل بحرکت تار برقی کو جو قوت متحرکہ متحرک سے ظہور میں آتی ہے دیکھ رہا ہے الا وہ الفاظ جو ارسال کئے جاتے ہیں ان کی ہیئت و وجود تار برقی سے نمایاں نہیں ہوتی گر یہہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ تار برقی حروف نہیں اور حروف تار برقی نہیں تو بھی اُس کو تار کی خبر کہتے ہیں علیٰ ہذا جو افعال حسنہ بہ عنایت و تاثیر محبت الٰہی بندگان خدا سے ہوتے ہیں تو وہ انکو باسم محبت موسوم کرتے ہیں چنانچہ خبر تار برقی کو تار کی خبر کہتے ہیں +

ماورا اس کے یہہ بھی مد نظر رہے کہ ہم بسبب ظہور فعل کے وجود

فاعل کے مقر ہیں علیٰ ہذا افعال حسنہ کا ظہور فیضان محبت ہوا۔ حکماء مشائین بھی حقایق ادراک محبت صادقہ میں مجبور ہیں کیونکہ وہ دلایل پسند ہیں بھلا کیا امکان کہ دلایل کا اس کوچہ میں گذر ہو۔

اور حکماء اشراقین کی کیا مجال ہے کہ اپنی محنتوں اور مشقتوں اور ریاضتوں کے وسیلہ سے وجود محبت کی تمیز کر سکیں۔ اپنی محنت اور ریاضت پر تکیہ رکھنا خواب خرگوش ہے یہاں دارومدار فضل ایزدی پر ہے +

چنانچہ پولس رسول رومیوں کے ۵ باب کی ۸ آیت میں ارشاد کرتے ہیں۔ لیکن خدا نے اپنی محبت ہم پر یوں ظاہر کی کہ جب گنہگار ٹھہرے تھے مسیح ہمارے واسطے موا +

آیت ہذا سے منکشف ہے کہ فعل محبت بذریعہ بیت ثانی کہ جس کو حواس خمسہ ظاہری مس نہیں کر سکتے نمایاں ہوا +

ای عزیز جب تک ہم اس دار ناپایدار میں مقیم ہیں لازم و مناسب ہے کہ طلبا کلام الٰہی بنے رہیں لہذا ملتمس ہوں کہ ناظرین نظر عنایت سے فعل محبت اور اسکے وجود کو بالتفصیل والتفریق زیر قلم لاکر بذریعہ نورافشاں اس احقر کو سرفراز فرمائیں

الراقم

امام مسیح سینٹ مشنری کلکتہ بتاریخ ۴ ماہ اگست

# واقعاتِ عجائب

## انڈین کرسچن ایسوسی ایشن اجمیر

انڈین کرسچن ایسوسی ایشن اجمیر کا دوسرا اجلاس بہ بنگلہ جناب پادری تار احمد صاحب ۴ بوقت شام ۱/۲ ۶ بجے بڑی شان و شوکت سے فراہم ہوا۔ اول حسب معمول گیت و دعا و نماز کے اسسٹنٹ سکرٹری دختر الٰہی نے اپنی رپورٹس کے بعد جگہ سنائیں۔ بعد ازاں رپورٹر نے یہہ رائے پیش کی۔ کہ "آئی۔ سی ایسوسی ایشن کا یہہ منشا نہیں کہ ماہ بماہ فراہم ہو کے صرف عام باتیں کہہ کہا کے بیٹھ رہا کریں۔ اس کے مقاصد واغراض میں ایک بڑی بھاری بات یہہ شامل ہے۔ کہ مسیحان ہند کے اندر ایک ایسی فائر پیدا ہو جائے جس سے کہ وہ علمی و ملکی و مذہبی معاملات میں ہند میں نیر اعظم ہو کے چمکنے لگیں اور یہہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے جبکہ کوئی علمدار و تجربہ کار لیکچرس دیا کرے" مسٹر اے۔ فاربس صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کی تحریک اور مسٹر پی کے پیرکار صاحب کی تائید سے یہہ بات قرار پائی کہ آپ کا رپورٹر اس موقعہ کے لئے خاص لیکچر تیار کرے۔

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ آئی۔ سی۔ ای کی بدولت مسیحیان راجپوتانہ میں ایک خاص قسم کی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ کاشکہ خدا کرے تمام مسیحیان ہند کے درمیان وہ فائر پیدا ہو جائے جس کی اشد ضرورت ہے + رپورٹر

## اجمیری چور کی ملہاریں

حضرات آپنے چوروں کے حالات اتنے پڑھے ہونگے۔ کہ جس کا تخمینہ آپ ہی کو معلوم ہوگا۔ لیکن ہم آج ایک مزیدار چور کی کیفیت آپ کو دکھاتے ہیں۔ مورخہ دوم اگست ۱۸۹۶ء کو ایک چور فورڈم سوم۔ دار فنیچ میں داخل ہوا پتیمان کے کوٹ باقاعدہ ٹنگے ہوئے تھے۔ چور مہاراج (میاں صاحب یا بابو صاحب) نے نو کوٹوں میں سے صرف دو ہی لئے اور بیچ بچارے کے دو کرتے بھی لے لئے۔ آہاہاہا کیا ایماندار تھا۔ اب سنئے کہ کچھ نیک خیال بچارے کے دل میں سمایا۔ سو فوراً نمبری بابو جوگیندرا ناتھ سیل صاحب۔ مہتمم تیتیجانہ کے غسلخانہ میں داخل ہوا۔ ایک دھوتی جوڑا بچارے ماشانے، تو لیا چاندی خرچ کرکے بنگال سے منگایا تھا لیکے چلتا بنا۔ کچھ عرصہ بعد دوسرا ایکٹ یوں شروع کیا کہ "رنتا گھر" (باورچیخانہ) میں داخل ہوا یہاں سے کچھ بنگالی برتن برنجی اُڑوائے۔ اور ایک شیشل کبر روپیہ کا سمجھ کے گھر جا کے اور تالہ توڑ کے دیکھا تو خوب ہی رویا ہوگا کیونکہ اُس میں مچھلی کے چھلکے اور گھی کے علاوہ کچھ نہ پایا۔ صبح ہوتے ہی تو چل میں چل اُس کے بعد مسٹر لوس چل تحقیقات شروع ہوئی اور مشتبا میں پولس نے کئی ایک کو پکڑ لیا ہے۔ اب دیکھئے کس کروٹ اونٹ بیٹھتا ہے + (رپورٹر)

## انگلینڈ کی عظمت کا بھید کیا ہے

ملکہ معظمہ کی ساٹھ سالہ سلطنت کے بڑے بڑے واقعات میں سے ایک بڑا واقعہ ملکہ معظمہ کا ۱۸۴۹ء میں افریقہ کے پرنس سنگبا کو بائبل نذر کرنا ہے +

ملکہ معظمہ نے چیسٹر کے ارل کو جو اُس وقت چرچ مشنری سوسائٹی کے پریسیڈنٹ تھے مقرر کیا کہ وہ بادشاہ کو ایک چٹھی بمعہ ایک بائبل کے بھیج دیوے۔ اُس چٹھی میں صاف صاف طور سے یہہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ انگلینڈ کی عظمت کا باعث مسیحی دین ہے اس چٹھی کا بمعہ بائبل کے ملکہ معظمہ کی طرف سے افریقہ کے بادشاہ کے پاس بھیجے جانے کے باعث بعض انگریزوں نے اس مقولہ کو بنا لیا کہ "بائبل انگلینڈ کی عظمت کا بھید ہے"

اگرچہ اس مقولہ کا اثر ہزاروں لوگوں پر بہت ہی اچھا ہوا مگر تو بھی کئی اخباروں نے مندرجہ بالا واقعہ کی تردید کی اور اپنے ثبوت میں سر ہنری پانسبائی کی تحریر کا حوالہ دیا۔ لیکن برعکس اس کے اس واقعہ کے سچے ہونے کی تائید میں ہمارے پاس ایسی وجوہات موجود ہیں کہ جن سے کسی کم سے کم عقل کو بھی اس بات کے سچ ہونے کے یقین کرنے میں تامل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ وجوہات یہہ ہیں +

پادری اضحاق سمتھ اور پادری ہنری ٹون سینڈ ۱۸۴۹ء میں جب انگلستان کو واپس آئے تو وہ اپنے ساتھ پرنس سنگبا کی طرف سے ملکہ معظمہ کے لئے ایک چٹھی اور ایک تھان کپڑے کا لائے۔ جب وہ چٹھی اور کپڑے کا تھان ملکہ معظمہ کی خدمت میں پہنچایا گیا تو ملکہ معظمہ نے لارڈ چیسٹر کو جواب لکھنے





کو حکم دیا جس کو ہم ذیل میں ترجمہ کر کے شایع کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین اپنے لئے آپ ہی فیصلہ کر لیویں یہہ چھٹی ۱۸۹۶ء کے چرچ مشنری انٹیلیجنسر میں شایع کی گئی تھی +

"مجھ کو یہہ فخر دیا گیا کہ میں سگبا اور ابی کوٹا کے دوسرے سرداروں کی چھٹی اور نیز اُن کی طرف سے کپڑے کے تھان کو جو بطور تحفہ بھیجا گیا تھا ملکہ معظمہ کو پیش کروں +

ملکہ معظمہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سگبا اور دیگر سرداروں کو ملکہ کی طرف سے شکر گذاری اور اُن کی سچی اور ہمیشہ رہنے والی خوشی اور بڑہا قوم کی سلامتی اور اقبال مندی کے لئے ملکہ کی طرف سے دلی خواہشوں کا اظہار کروں +

ملکہ معظمہ اُمید کرتی ہیں کہ ایسا انتظام کیا جا سکتا ہے کہ یروبا قوم دریائے اوتسا کا استعمال کریں تاکہ اُنہیں اِس ملک کو اور ملکوں کے ساتھ تجارت کرنے کا موقع ملے +

خدا اُس تجارت پر جو مختلف قوموں کے درمیان زمین کے پھلوں اور ایک دوسرے کی محنت کے تبادلے سے کی جاتی ہے برکت بخشتا ہے +

لیکن غلاموں کی تجارت ایسی نہیں ہے بلکہ وہ اُس قوم کو جو غلاموں کو فروخت کرتی ہے غریب اور مصیبت زدہ بنا دیتی ہے اور وہ قوم جو غلاموں کو خریدتی ہے نہ ہی اس سے دولت مند ہوتی اور نہ ہی اُس پر خدا کی برکت نازل ہوتی بلکہ اُس کے برعکس +

ملکہ معظمہ اور انگلستان کے لوگ اس بات سے بڑے خوش ہیں کہ سگبا اور سرداران تجارت کی نسبت ایسا ہی خیال رکھتے ہیں جیسا کہ وہ ۔

لیکن صرف تجارت کسی قوم کو انگلینڈ کی طرح بڑی اور خوشحال قوم نہیں بنا سکتی ۔ انگلینڈ سچے خدا اور یسوع مسیح کو جاننے سے بڑی اور خوشحال قوم بنا ہے +

اِس لئے ملکہ معظمہ یہہ سنکر بہت خوش ہوئی ہیں کہ سگبا اور سرداروں نے اُن مشنریوں کو جو اُن کے پاس خدا کا کلام لے کر گئے تھے بڑی مہربانی سے قبول کیا ہے اور کہ بہت سے لوگ کلام کو سننا چاہتے ہیں +

اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کہ ملکہ معظمہ خدا کے کلام کی کیسی قدر کرتی ہے وہ اِس چھٹی کے ساتھ سگبا کے لئے اس کلام کی دو جلدیں دو مختلف زبانوں میں پیش کرتی ہے ایک عربی اور دوسری انگریزی میں ۔

چرچ مشنری سوسائٹی سگبا اور ابی کوٹا کے تمام لوگوں کے لئے دعا کرتی ہے کہ خدا اُنکو ہمیشہ کی زندگی کی خوشی اور برکتیں عنایت کرے +

وہ سرداروں کی مشنریوں کے ساتھ ایسی مہربانی سے پیش آنے اور اُن کی حفاظت کرنے کے لئے بڑی شکر گذار ہے ۔ اور وہ کبھی یہہ دعا مانگنے سے نہیں رکے گی کہ ہمارے اکیلے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے نام اور خاطر سے ابی کوٹا اور افریقہ کے اوپر خدا کی سچائیاں اور دیگر برکتیں نازل ہوں +

دستخط چیسٹر

جب کہ مشنری افریقہ کو واپس گئے تو مندرجہ بالا چھٹی اور بائبل ملکہ معظمہ کی طرف سے اور پرنس البرٹ کی طرف سے پرنس سگبا کے لئے ایک تحفہ لے گئے ابی کوٹا میں اُس روز جبکہ تحفہ اور بائبل پرنس سگبا کو دی گئی عام تعطیل کی گئی ۔

۱۸۹۶ء میں ملکہ معظمہ کی پچاس سالہ جوبلی سے پہلے بیکوں اخباروں میں یہہ بات شایع کی گئی کہ یہہ سب کچھ بناوٹی ہے اور یہہ بتلایا گیا کہ سر ہنری پونسبائی نے جو ملکہ معظمہ کا پرائیویٹ سکرٹری ہے ایک چھٹی کے جواب میں کہا کہ "یہہ کہانی بالکل بے بنیاد ہے" لیکن پادری سیلر صاحب نے یہہ یقین کر کے کہ سر ہنری نے ارل کی چھٹی کبھی دیکھی نہیں ہوگی ارل کی چھٹی کی نقل اُن کے پاس بھیجدیں ۔ چنانچہ سر ہنری نے اُس کا یہہ جواب دیا +

ونڈسر کیسل موضع ۸ جولائی ۱۸۹۶ء

پیارے صاحب ۔ میں تمہاری چھٹی اور نیز ارل چیسٹر کی چھٹی کی نقل کے لئے جو تم نے میرے پاس بھیجی ہے شکر گذار ہوں جن سے بلا شبہہ اِس کہانی کی اصلیت معلوم ہو جاتی ہے ۔

تمہارا وفادار ۔

دستخط ہنری پونسبائی ۔

پیارے ناظرین ! یقین ہے کہ تم بھی انگلستان کی بڑائی اور عظمت کو قبول کرتے ہو ۔ اگر یہہ بات سچ ہے کہ انگلستان کی بڑائی اور عظمت اُس علم کے سبب سے ہے جو بائبل کے وسیلے خدا اور یسوع مسیح کی نسبت اُن کے درمیان پھیل گیا ہے اور پھیل رہا ہے تو کیا اس بات کا یقین کرنا مشکل ہے کہ ہندوستان کے خراب اور ذلیل رہنے کا باعث یہہ ہے کہ یہاں کے لوگ خدا اور یسوع مسیح کو بائبل کے وسیلے سے جاننا نہیں چاہتے ۔ اِس کے ساتھ مقابلہ کرو جاپان کو کہ جس نے بائبل کے وسیلے سے خدا اور یسوع مسیح کو قبول کیا ہے کس طرح سے وہ پچھلے پچاس برس سے انگلینڈ سے بڑھکر ترقی کرتا ہوا نظر آتا ہے ۔ اگر تم جانتے ہو کہ یہہ ملک بھی اُس عظمت اور بزرگی کو حاصل کرے جو انگلستان نے حاصل کی ہے یا جاپان حاصل کر رہا ہے تو تم بھی اُس وسیلے کو اختیار کرو کہ جو انگلستان اور جاپان نے اختیار کیا ہے +

## ملکہ معظمہ کی سپیچ

۱۳ اگست کو پارلیمنٹ کے اجلاس ۲۴ اکتوبر تک ملتوی کئے گئے ۔ اس موقعہ پر لارڈ چینسلر نے ملکہ کی سپیچ پڑھکر سنائی جس کا خلاصہ یوں ہے ۔

ہمارا رشتہ غیر طاقتوں سے ویسا ہی دوستانہ اور بے خلل رہا ہے + ٹرکی اور یونان کے درمیان صلح کے عہد و پیمان میں توقف ہو گیا ہے اور کسی باقاعدہ صلح نامہ پر اب تک دستخط نہیں ہوئے مگر تاہم اہم معاملات طے پا چکنے کی قوی اُمید ہے اور یقین ہے کہ مناسب تاوان جنگ کے ادا کرنے پر تمام وہ ملک جو ٹرکی نے فتح کیا ہے سوائے چند ضروری سرحدی مقامات کے یونان کو واپس دیا جاویگا +

اس کے بعد سپیچ میں جرمنی اور بلجیم کی تجارتی صلح ناموں

کے دہمکی آمیز اشتہاروں کا ذکر ہو جن کے باعث ہر مجسٹی اپنے قلمرو میں اپنی گورنمنٹ کے ساتھ وہ مالی انتظام کرنے سے مجبور رہی ہیں جن کا ہونا ضروری تھا- اس کے بعد تازہ چینیز کنونشن کا ذکر ہو جس سے برہما اور چین کے مابین مفید سرحدی حدبندی کے قرار پانے اور یورپ کی تجارت کے لئے ویسٹ ریور کے کھولے جانے کی امید ہو + ہندوستان اور کولونیز کے وکیلوں کی جوبلی کے موقعہ پر حاضر ہونے سے ہمارے قلمرو کے تمام حصوں میں اتحاد کا رشتہ قوی اور مضبوط ہو گیا ہو +

ہندوستان کے قحط کی نسبت تحریر کرتے حضور ملکہ معظمہ خوشی سے اپنے تمام افسروں (یورپین اور نیٹو) کی خودانکاری اور محنت کو قبول کرتی ہیں اور پرائیویٹ لوگوں کا جنھوں نے اس قحط میں بڑی سعی اور محنت سے جان بچانے اور مصیبت گھٹانے میں مدد دی ہو شکریہ ادا کرتی ہیں-

وبا کی نسبت ملکہ معظمہ کہتی ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کے معقول اور تن دہی کے ساتھ بندوبست کرنے سے یہہ نتیجہ ہوا ہو کہ وبا پھیلنے نہیں پائی ہو +

## ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

**لنڈن**- اگست ۴- اُس کانفرنس نے جو قسطنطنیہ میں ہوئی صلح نامہ کے تمام دفعہ جات کو منظور کر لیا ہو سوائے ایک دفعہ کے جو تھسلی کے خالی کرنے کی نسبت ہو +

**شاہ جارج** کا تخت کو تیاگ دینے کے ارادہ کی خبر کی تردید کی گئی ہو +

**لنڈن**- اگست ۴- کل رات شاہ سیام نے پارلیمنٹ کا ملاحظہ کیا اور ہوس آف لارڈس میں مباحثہ ہوتے سُنا- شاہ موصوف رو پہلی کرسی پر جو تخت کے جنگلے کے اندر ہی بیٹھے +

**مدراس** اگست ۴- موسم کی رپورٹ میں جو آج شایع ہوئی ہو درج ہو کہ اس صوبہ میں قحط کی امدادی فہرست میں قریباً ...۲۴ کے کمی ہوئی ہو- بارش اگرچہ ہو گئی ہو تاہم تمام جگہہ خاطر خواہ نہیں ہوئی +

**بمبئی** اگست ۴- کل تین فوتیاں اور پانچ وارداتیں وبا سے ہوئیں +

**بمبئی**- اگست ۵- تین واردات اور کوئی فوتی کل نہیں ہوئی +

**لنڈن** اگست ۵- ٹرکی فوج کے دستے کو کرٹ کے متصل کے سمندر میں داخل ہونے سے غیر ممالک کے امیر البحر زور سے روکیں گے +

**لنڈن**- اگست ۶- لارڈ جارج ہملٹن نے کل رات ہوس آف کامنس میں ہند کا فنانشل نقشہ پیش کیا- پیش کرتے وقت لارڈ موصوف نے بیان کیا کہ تقریباً اسی لاکھ پونڈ کا انڈیا گورنمنٹ کو وبا اور کال کے سبب سے گھاٹا آئیگا +

**مالاکنڈ** اگست ۶- خان دیر کل آیا تھا اور پولیٹکل افسر سے اُس نے ملاقات کی جو رپورٹ کرتے ہیں کہ یہہ گفتگو قابل اطمینان تھی اور خان نے وعدہ کیا ہو کہ میں اپنی رعایا کو سزا دونگا جنہوں نے اس حملہ میں حصہ لیا ہو +

**بمبئی** اگست ۵- مسٹر جسٹس بدرالدین تیابجی نے مسٹر تیلک کو پچاس ہزار کی ضمانت پر چھوڑ دیا ہو +

**مدراس** اگست ۵- سوتھ انڈین ریلوے کی ایک گاڑی اول مرتبہ بجلی کی روشنی سے روشن کی گئی- روشنی صاف اور ٹھنڈی تھی +

**لنڈن** اگست ۹- روٹر کا کرسپانڈنٹ قاہرہ سے تار دیتا ہو کہ ۲۹ جولائی کو کرنل ہنٹر کی فوج میرادی سے روانہ ہوئی اور ۷- اگست کی صبح کو ابوحمید پر حملہ کیا اور اُس مقام کو سخت جنگ کے بعد قبضہ کر لیا +

**پشاور** اگست ۹- مقام شبقدر میں نقصان ہونے کے باعث لفٹنٹ کرنل ودن نے معہ اپنی فوج کے سنیچر کی رات کو اُس مقام کی طرف کوچ کیا- وہاں اُنہوں نے ...۳ لوگوں کا جتھا پایا جو پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے- کہتے ہیں کہ یہہ مہمند فرقہ کے تھے اور ہڈا ملا کے سکھلانے سے اکٹھے ہوئے تھے +

**شملہ**- اگست ۱۰- جنرل ایلس نے شبقدر پر چڑھائی کی جہاں کرنل ودن دشمن کے ساتھ لڑتا پایا گیا دشمن کا شمار ...۶ تھا- جنرل ایلس نے توپخانہ سے گولہ اندازی شروع کر دی اور سواروں کو حکم دیا کہ دشمن کے بائیں رُخ پر حملہ کریں- دشمن کا نقصان بہت ہوا اور اب وہ اونچے پہاڑوں پر بھاگ گئے ہیں- کرنل ودن خیال کرتے ہیں کہ دشمن اب بالکل چلے گئے ہیں- شبقدر مالاکنڈ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہو +

**لنڈن** ۱۰- اگست- سنا گیا بیان کیا جاتا ہو کہ یونان کی تجویزیں تازہ قرضہ اُٹھانے کی نسبت عام پیشہ لوگوں کو اطمینان بخش نہیں ہیں +

کہتے ہیں کہ یونان تھسلی کے خالی کرانے کے لئے روپیہ جمع نہ کر سکیگا جب تک وہ طاقتہائے یورپ کی تجویز کو معقول مالی ضبط کے انتظام کی نسبت منظور نہ کرے +

**لنڈن** اگست ۱۰- توفیق پاشا نے تازہ تجویزات تھسلی کے خالی کرنے اور تاوان جنگ کے ادا کرنے کے بارے میں پیش کئے ہیں +

سفیروں نے اپنی اپنی سرکاروں کو ان کی بابت لکھا ہو +

**شملہ** اگست ۱۱- شبقدر کی لڑائی میں دشمن کا نقصان ...۳ مقتول اور بہت سے مجروح ہوئے ہیں +

**مالاکنڈ**- اگست ۱۱- شبقدر میں ایک دوسرے جنگ کی خبر آئی ہو جس میں دشمنوں کی طرف سے ...۴ سپاہی تھے یہہ جنگ چار گھنٹوں تک ہوتا رہا دشمنوں کا نقصان سخت ہوا- ہمارا نقصان ۴- افسر مجروح ۱۲ سپاہی مقتول اور ۵۰ مجروح اس حرکہ سے کس

# مضامین مفید المبتدین

## تقدیر کی کتاب میں لکھا ہے

یہہ جب کسی پر مصیبت آتی ہے تو یہہ الفاظ سُنے جاتے ہیں۔ "یہہ تقدیر کی کتاب میں لکھا تھا"۔ یہہ خیال کہ خدا پیشتر ہی سے ساری بُرائیاں جو انسان سے ہوتی ہیں لکھ لیتا ہے عام لوگوں کے دلوں میں نقش ہے۔ لیکن یہہ خیال خدا کے انصاف پاکیزگی اور محبت کو بگاڑتا ہے۔ چونکہ خدا عادل ہے وہ کبھی انسان کو اُس بُرے فعل کے لئے سزاوار نہ ٹھہرائیگا جو پہلے ہی سے اُس نے اُس کے کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ وہ پاک ہے اور بُرائی کے لئے ہرگز ارشاد نہیں کرتا۔ وہ محبت ہے اور کسی کی موت اور سزا سے خوش نہیں +

خدا کے کلام میں ایک کتاب کا جو آسمان پر ہے ذکر ہے اور جو آخری دن کھولی جائیگی۔ جس سے ہمکو کچھ واسطہ نہیں۔ وہ خدا کے ہاتھ میں ہے +

باوجود اس کے ایک تقدیر کی کتاب ہے جس سے ہمارا اب واسطہ ہے۔ ایک روزنامچہ جس میں نیک اور بد فعل درج ہوتے ہیں جس میں سب کچھ کئے کے بعد لکھا جاتا ہے۔ اور لکھنے والا اُس کا خود انسان ہے۔ یہہ کتاب اُس کا دل اور روح ہے جو صرف خدا کو معلوم ہے۔ اور اُس کا چہرہ جس کو کل انسان پڑھ سکتا ہے۔ آؤ اس پر ہم غور کریں اور اس سے سیکھیں۔ ہر ایک فعل اور خیال اپنا نشان پیچھے چھوڑتا ہے جس کا لکیر کو گہرا بناتا ہے یہاں تک کہ وہ مضمون جاتا ہے جس میں عادت بنتی ہے برکت یا زہر پھیلاتی ہوئی + حرص۔ غصہ۔ فطرتی منصوبے اپنا آخری داغ چھوڑ جاتے ہیں۔ اسیطرح محبت۔ خوشی۔ سلامتی اور صداقت چہرے پر خوبصورتی کی مُہر کرتے ہیں جیسی کہ خدا نے بنائی ہے۔ پس نادیدہ ہاتھ روز مرّہ ہماری زندگی کی کہانی لکھتے ہیں۔ جب تک کہ موت خاتمہ نہ لکھے۔ اگرچہ انجام اب تک نہیں ہے لیکن بعد ازاں دیکھا جائیگا۔ ہم کیا لکھ رہے ہیں؟

کوئی زندہ انسان نہیں جو ایک ورق کاغذ کا بھی صاف دکھلا سکتا ہو خواہ کتنا ہی بھلائی لکھنے کی خواہش اُس نے کی ہو اور بہتیری دل کی تبدیلی کی کوشش کی ہو ضمیر غائت درجہ کی ناکامیابی کا فتوےٰ دیتی ہے جیسا کہ لکھا ہے کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کیا یہہ عین وقت نہیں کہ ہم اُس بُری لکھائی کو چھوڑیں؟ بیشک بہت لوگ اس کی مناسبت کو مانتے ہیں۔ کیا ہندوستان کے پیغمبروں اور سکھلانیوالوں نے اس کو نہیں معلوم کیا؟ ورنہ زیارت اور تپسیہ کیوں کرتے اور سکھلاتے؟ یہہ صرف نیکی کے لئے کوششیں ہیں کہ شاید اسطرح حاصل ہو۔ اور پاکیزگی کو صاف اور صحیح لکھنے کی آرزو ہے۔ فرض کیا یہہ ممکن ہوتا پھر اُس بُرائی کا کیا حال ہوگا جو گویا الماس کی قلم سے چٹان پر ہمیشہ کے لئے لکھی گئی ہے؟ کسی دانا کا قول ہے کہ اگر محال مطلق نہیں پر ضرور از حد مشکل ہے کہ محض دلیلیں کرنے سے پرانے اور گہرے چال چلن کے دھبوں کو مٹا سکے۔ سقراط کا قول ہے آغاز کرنے سے پہلے (نئی زندگی کے؟) سطح کو صاف کرنا چاہئے۔ ہمارا کل وجود۔ روح جان اور جسم گناہ کے داغوں سے آلودہ ہے۔ پس اس کا صاف کرنا کیا ہی ضرور ہے۔ اگر کوئی شخص دیانتداری سے خدا کے عمدہ نقش پاز سر نو شروع کرنے اور لکھنے کی خواہش کرے تو سطح کو کس طرح صاف کر سکتا ہے جب اُس کو یہہ معلوم دیتا ہے کہ داغ فقط دھبے نہیں ہیں لیکن خوب گہرے نقش ہیں جن کو گناہ کے گھُن نے کھالیا ہے۔ یہہ عادتوں کے شگاف کیسے گہرے ہیں۔ جنمیں ہمارے گناہ کے خیال اور کام بآسانی بہتے ہیں؟ یہہ امر کہ یہہ ممکن ہو سکتا ہے ثابت ہو چکا ہے اس کے لئے قرنتس کے لوگوں کی نظیر ایک صریح نظیر ہے۔ پولوس خدا کا خادم چوروں شرابیوں اور لالچیوں کے حق میں یوں فرماتا ہے "اور بعضے تمہارے درمیان ایسے تھے لیکن تم غسل دلائے گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے"۔ اس واسطے آؤ ہم پڑھیں کہ خدا نے اپنی انجیل اور ناضائع ہونے والی کتاب میں اس کے حاصل کرنے کے وسائل کی نسبت کیا لکھا ہے۔ "وہ جان جو گناہ کرتی ہے سوہی مریگی لیکن میں تمہارے سارے گناہوں سے تمکو پاک کرونگا" "اور اُس نے تمہیں جو گناہوں ...... مُردہ تھے اُس کے ساتھ یعنے مسیح زندہ کیا کہ اُس نے تمہارے سب گناہ بخشدیئے اور حکموں کا دستاویز جو ہمارا مخالف تھا ہماری بابت مٹا ڈالا اور اُس کو بیچ میں سے اُٹھا کے صلیب پر کیلیں جڑیں"۔ "اب تم اُس کلام کے سبب جو میں نے تمہیں کہا پاک ہوئے"۔ "پر خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کی روح سے غسل دلائے گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے"۔ خدا کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا۔ اور اُس کا نام حیات کی کتاب میں لکھا جائیگا +

## میں نے گناہ کیا

یہہ چار الفاظ کتنے اشخاص اپنی زندگی کے کسی نہ کسی حصہ میں کہہ گذرے ہیں۔ اور ان کے کہنے کی غرض بھی مختلف ہوا کرتی ہے۔ فرعون نے یہہ ہی الفاظ کہے۔ مگر اس غرض سے کہ وہ بلاؤں کو پسند نہ کرتا تھا۔ دیکھو خروج ۹/۲۷۔ بلعام نے بھی یہہ ہی الفاظ اپنے مُنہہ سے نکالے مگر اُس نے اپنی ہی راہ لی گنتی ۲۲: ۳۴۔ عکن نے بھی یہہ الفاظ کہے۔ مگر صرف اُسوقت جب وہ پکڑا گیا یشوع ۷: ۲۰۔ یہودا اسکریوطی نے بھی یہہ الفاظ کہے۔ مگر افسوس اُس وقت جب کہ کام ختم ہو چکا تھا۔ متی ۲۷: ۴ و ۵۔ ساؤل نے بھی یہہ الفاظ کہے مگر چاہتا نہ تھا کہ یہہ لوگوں پر روشن ہو جائے۔ ۱ سموئیل ۱۵/۳۰۔ مذکورہ بالا اشخاص میں سے کسی میں ان الفاظ کو کہتے وقت سچی توبہ یا حقیقی گناہ کا اقرار پایا نہ گیا +

+ + + + + + + +

+ + + +

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اول ایڈیٹوریل نوٹس

ہم پھر شراکت حاصل کریں۔ اِس میں بڑا بھید ہے اور ہمیں جراءت نہیں کہ اس کا بیان قلم بند کریں لیکن ہم پطرس رسول کے خط سے ایک مقام پیش کرتے ہیں جو نہایت غور طلب ہے اور جس کے سبب سے ہم کو جرأت ہے کہ ہندو اور محمدی دُنیا کے آگے شرکت کا لفظ بے دھڑک استعمال کریں۔ چونکہ اُس ہی خدائی قدرت نے ہمیں سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے تعلق رکھتی ہیں اُس کی پہچان سے عنایت کیں جس نے اپنے جلال اور نیکی سے بلایا۔ جن کے وسیلے سے نہایت بڑے اور قیمتی وعدے ہم سے کئے گئے تاکہ تم اُن کے وسیلے اُس گندگی سے جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب ہے چھٹکر ذاتِ الٰہی میں شریک ہو جاؤ۔

۲ پطرس ۱:۳،۴

## بارش

معلوم ہوتا ہے کہ مانسون پنجاب کے شمال کی جانب کو ترقی کر رہا ہے۔ اُس بارش کے علاوہ جو لاہور میں چند روز ہوئے کہ ہوئی تھی۔ گذشتہ پیر کے روز راولپنڈی میں خوب اور مفید بارش ہوئی۔ ابھی اور بارش کی اُمید کی جاتی ہے اور ٹمپریچر کے نیچے ہونے سے صاف عیاں ہے کہ بارش کہیں نزدیک بڑے زور سے ہوئی ہوگی۔

۹۔ اگست کو فیروزپور میں سخت بارش ہوئی خریف عمدہ حالت میں ہے۔ اگر اگست اور ستمبر میں کچھ بارشیں ہوئیں تو فصلہائے خریف اور ربیع خوب خاطر خواہ ہوگی۔

## رائٹ ریورنڈ ایڈورڈ بکرسٹیتھ صاحب ڈی ڈی

جن انتقال کی خبر رائٹر دیتا ہے جاپان کے دو سرے بشپ تھے۔ صاحب موصوف ۱۸۷۷ء سے ۱۸۸۶ء تک کیمبرج مشن دہلی کے متعلق دہلی میں کام کرتے رہے اور چھ برس تک بشپ آف لاہور کے انگزامننگ چیپلین رہے۔

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے

### پُرانی لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ۔ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

## ضرورت

ہائی سکول کے لیے ایک مددگار اُستاد انگریزی پڑھانے کے لئے درکار ہے۔ چاہیے کہ سائل کم از کم انٹرنس پاس ہو اور پڑھائی کے فن میں کسیقدر تجربہ رکھتا ہو۔ اور نیز نارمل سکول کے لیے ایک اُستاد ہندی زبان میں پڑھانیکے لئے درکار ہے۔ سائل ورنیکولر مڈل پاس ہو اور پڑھائی میں کچھ تجربہ رکھتا ہو۔ درخواست معہ اسناد وغیرہ آنی چاہئیں بنام

پادری اینڈرسن برون صاحب۔ ایم۔ اے

بیاور۔ راجپوتانہ

## ضروری اشتہار

کُتب مفصلہ ذیل چھپ کر تیار ہیں۔ اثمار شیریں اُردو ایک عربی ناول کا ترجمہ۔ محمدی مذہب کے اعتراض اور مسیحی مذہب کے ثبوت کے دلائل نہایت خوبی سے بیان کئے ہیں۔ تقطیع کلاں ۱۲ مجلد خورد سفید کاغذ ہر جنائی ۳۰ر اثمار شیریں بزبان پشتو ۸ر۔ اثمار شیریں۔ بزبان فارسی در زیر طبع ہے منار الحق۔ قرآن کی آیات اور مشہور مفسروں کی تفسیر سے مسیحی مذہب کا ثبوت اور محمدی مذہب کی تردید عربی سے ترجمہ ہوئی۔ سفید ہر جنائی ۱۲ر محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی۔

## اِشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۸۹۷ء کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا۔

### تفصیلِ اسباب

پرانہ اسپات مشتمل بر ریل آہنی و فولادی۔ فولادی ٹول۔ فولادی شہتیری۔ گڑھے ہوئے لوہے کے پہیے۔ پورانی گڑھے ہوئے لوہے کی چادروں کے ٹکڑے اور سلاخیں۔ فولادی دھرے اور پیتل کے ٹکڑے اور کئی من پیتل کا بُرادہ۔

تمام لاٹ یعنے اسباب خرید کردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہئیں ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑیگا اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جاویگا۔

بحکم ڈی۔ ای۔ کیننگ صاحب بہادر

قایم مقام چیف سٹور کیپر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔

## دستور العمل اخبار نورافشاں

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ …… | [illegible] |
| قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ …… | [illegible] |
| قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ …… | [illegible] |
| قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ …… | [illegible] |
| قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ …… | [illegible] |
| بغیر ضمیمہ …… | [illegible] |

+ + + + + +

+ + + +

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یولنگ صاحب اڈیٹر و مینیجر نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم داؤلی کے اہتمام سے چھپا